روداد اجلاس مسئولین وفاق ضلع رحیم یار خان

مرتب: مولانا عامر فاروق عباسی زید مجدہم
مسئول وفاق المدارس العربیہ ضلع رحیم یار خان

وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے ناظم اعلیٰ حضرت مولانا قاری محمد حنیف جالندھری صاحب دامت برکاتہم مورخہ:......۱۹فروری ۲۰۱۸ء بمطابق ۲ جمادی الثانی ۱۴۳۹ھ بروز سوموار ایک روزہ دورہ پر رحیم یار خان تشریف لائے۔ضلع کی معروف دینی درسگاہ جامعہ رحیمیہ ترتیل القرآن مرکزی عیدگاہ رحیم یار خان میں ممتاز علمائے کرام وذمہ دارانِ مدارس کی ایک نشست رکھی گئی۔

وفاق المدارس العربیہ پنجاب کے معاون ناظم حضرت مولانا زبیر احمد صدیقی صاحب مدظلہٗ بھی اس اجلاس میں شریک ہوئے۔

اکابرین وفاق کی موجودہ حالات میں مدارس کے بارے کی جانے والی کاوشوں سے آگاہی اور حکومتی ناروا سلوک کی وجہ سے اہلِ مدارس میں بڑھتی ہوئی بے چینی اور اضطراب کو دور کرنے کیلئے یہ نشست ناگزیر تھی۔اس نشست میں جے یو آئی ضلع رحیم یار خان کے امیر علامہ عبدالرؤف ربانی صاحب ،جامعہ مخزن العلوم خانپور سے صاحبزادہ مولانا خلیل الرحمٰن درخواستی صاحب ،مولانا احمد الرحمٰن درخواستی صاحب، جامعہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ناظم اعلیٰ مولانا مفتی اسعد درخواستی صاحب، جامعہ تفسیریہ شمس العلوم کے مہتمم مولانا کلیم اللہ صاحب ،جامعہ قادریہ کے مہتمم مولانا قاضی شفیق الرحمٰن سراجی صاحب ضلعی خطیب اوقاف قاضی خلیل الرحمٰن سراجی صاحب ،جامعہ رحیمیہ ترتیل القرآن کے مہتمم مولانا عمران فاروق عباسی صاحب ،قاری اظہر اقبال رحیمی صاحب ،قاری محمد احمد فاروقی صاحب ،قاری ظفر اقبال شریف صاحب سمیت دیگر کثیر تعداد میں علماء کرام نے شرکت کی۔

معاون ناظمِ پنجاب مولانا زبیر احمد صدیقی صاحب مدظلہ نے علمائے کرام کی طرف سے پیش کیے گئے مسائل اور تجاویز پر وفاق المدارس العربیہ کی پالیسیوں اور قواعد وضوابط کے بارے آگاہ کیا اور امتحانی نظم ونسق کے بارے اہم ہدایات ارشاد فرمائیں۔

ترجمان مدارسِ دینیہ ناظمِ اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان حضرت مولانا قاری محمد حنیف جالندھری صاحب مدظلہ نے ایک گھنٹہ کا پُر مغز اور جامع بیان فرمایا، جس کے اہم نکات پیش خدمت ہیں:

☆......دینی مدارس اور علمائے کرام پر آنے والی مشکلات بین الاقوامی ایجنڈہ کا حصہ ہیں، یہ اسلام دشمن قوتوں کی طرف سے مسلط کردہ ایک جنگ ہے جس کا سامنا ہم کر رہے ہیں۔

۶۲۔۱۹۶۱ء میں وفاق المدارس کی مجلس عاملہ کا اجلاس جامعہ خیر المدارس ملتان میں ہوا، جس میں رئیس المحد ثین حضرت مولانا محمد یوسف بنوری رحمہ اللہ تعالیٰ، حضرت مولانا خیر محمد جالندھری صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ، حضرت مولانا ادریس کاندھلوی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ، مفکرِ اسلام مفتی محمود صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ جیسے جید اکابر علماء کرام شریک تھے۔ اجلاس میں شمس العلماء حضرت مولانا شمس الحق افغانی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے سب اکابر علماء کرام کی موجودگی میں یہ فرمایا تھا:

☆......علمائے کرام!......آنے والے دور میں اسلام کی جنگ عیسائیت، یہودیت اور ہندوازم کے ساتھ نہیں ہوگی، کیونکہ عیسائیت اور یہودیت اب مذہب کے بجائے قوم بن چکی ہے۔ اب آئندہ سالوں میں اسلام کی جنگ اور مقابلہ مغربیت سے ہوگا......اب علماء کرام کیلئے عیسائیت اور یہودیت کے بجائے مغربیت یعنی مغربی تہذیب چیلنج ہوگی۔ جس کی مثال یورپ میں بنائے گئے ہم جنس پرستی کے قانون سے لی جاسکتی ہے۔ عیسائیت اور یہودیت دونوں کے ہاں بطور مذہب ہم جنس پرستی جائز نہیں ہے۔ لیکن اسلام کا مقابلہ کرنے کیلئے یہودی اور عیسائی نے اس بے ہودہ قانون کو منظور کیا۔ اور ان مذاہب کے مذہبی رہنماؤں نے اپنی تعلیمات کی مخالفت کرتے ہوئے اس یلغار کی حمایت کی، اور اسلام کے مذہبی رہنماؤں یعنی علماء کرام نے نہ صرف اس قانون کو بے ہودہ قرار دیا بلکہ اس قانون کے آگے سیسہ پلائی ہوئی دیوار بنے ......جسکی وجہ سے مغرب نے علمائے کرام اور مدارس کو اپنا نشانہ بنالیا۔ مدارس اور اہل مدارس کے خلاف تمام تر کارروائیاں اس ایجنڈے کا حصہ ہیں۔

☆......آج کہا جاتا ہے ریاست کا مذہب سے کوئی تعلق نہیں، چونکہ پاکستان کا مذہب اسلام ہے، اور یہ علمائے کرام کی بنائی ہوئی قراردادِ مقاصد کے ذریعہ ممکن ہوا۔ علمائے کرام کی کاوشوں سے آئین میں لکھ دیا گیا کہ پاکستان کا سرکاری مذہب،، اسلام،، ہوگا اور آج بھی علماء کرام اس کا تحفظ کر رہے ہیں۔ اس لیے بین الاقوامی ایجنڈے کے

تحت مدارس کو بدنام کیا جارہا ہے۔

☆......حکیم العصر حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی نوراللہ مرقدہٗ فرمایا کرتے تھے:

حدیث شریف ہے العلماء ورثۃ الانبیاء (علمائے کرام تمام انبیاء کرام علیہم السلام کے وارث ہیں)۔

اس لیے حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک جس جس نبی علیہ السلام پر جو آزمائشیں آئی ہیں ان سب کیلئے علماء کرام کو تیار رہنا چاہیے۔

☆......مدارس کے حوالہ سے حکومتی تضادات کو تفصیل کیساتھ بیان کرتے ہوئے فرمایا:

''علماء کرام سے گزارش ہے کہ جمعۃ المبارک کے بیان میں حکومتی تضادات کے حوالہ سے عوام الناس کو مطلع کریں۔ پھر فرمایا کہ مدارس کو قومی دھارے میں لانے کی بات کی جاتی ہے۔ یہ غلط ہے مدارس تو پہلے سے ہی قومی دھارے میں موجود ہیں۔

(۱)......قوم کی پہچان مذہب ہے۔ مدارس الحمدللہ مذہب کی تعلیمات کو بہتر انداز میں عوام الناس تک پہنچا رہے ہیں ۔حکومتی تعاون سے چلنے والے اداروں میں مذہب نہیں پڑھایا جاتا۔

(۲)......قوم کی پہچان سرکاری زبان ہوتی ہے۔ پاکستان کی قومی زبان اردو ہے ۔الحمدللہ مدارس میں قومی سرکاری زبان اردو پڑھائی اور بولی جاتی ہے۔

(۳)......قوم کی پہچان لباس ہوتا ہے ۔الحمدللہ مدارس میں پڑھنے اور پڑھانے والے قومی لباس استعمال کرتے ہیں ۔حکومتی تعاون اور سرپرستی میں چلنے والے اداروں میں نہ تو قومی مذہب کی تعلیم دی جاتی ہے، نہ سرکاری قومی زبان سکھائی جاتی ہے، اور نہ ہی قومی لباس استعمال کیا جاتا ہے۔ آپ کے سکول کالج اور تعلیمی ادارے قومی دھارے سے باہر ہیں۔

الحمدللہ!......مدارس قومی دھارے میں موجود ہیں ۔پھر کہا جاتا ہے قومی دھارے کا مطلب ہے کہ فضلائے مدارس محکموں میں بھرتی کیلئے آئیں اور مختلف شعبہ جات میں خدمات سرانجام دیں، اور جب فضلائے مدارس محکموں میں آتے ہیں، ناجائز شرطیں لگا کر ان کا راستہ روک دیا جاتا ہے۔ ایجوکیٹر بھرتی میں، B.A کی ناجائز شرط لگا کر راستہ روکا گیا، جبکہ ہماری ''شہادۃ العالیہ'' کو (بی، اے) اور ''شہادۃ العالمیہ'' کو (ایم، اے) کے مساوی منظور کیا گیا ہے۔

تمام اداروں سے ہم نے بات کی ......وزیر اعلیٰ سے لیکر افسران تک ہم نے رابطہ کئے ۔چنانچہ بعض علاقوں میں جہاں کے افسران دین دار مزاج کے حامل تھے وہاں ہمارے فضلاء کو لسٹ میں شامل کرلیا گیا۔ بعض مغربیت زدہ ہمارے راستہ میں رکاوٹ بنے۔

یاد رکھیے! مسئلہ تمام تنظیماتِ مدارس کا تھا۔لیکن ایجوکیٹر بھرتی کے سلسلہ میں جنگ صرف وفاق المدارس نے لڑی۔میرا بیٹا (صاحبزادہ مولانا احمد حنیف جالندھری صاحب) یہاں موجود ہے آپ تصدیق کر سکتے ہیں کہ میرے ۲۴ گھنٹے وفاق المدارس کے کاموں میں گزرتے ہیں۔

حضرت جالندھری صاحب مدظلہٗ نے فرمایا:

حکومت کی طرف سے مدارس کی امداد کا دعویٰ کیا جاتا ہے۔ہم نے کہا! سب مدارس کو پیسے دینا آپ کیلئے مشکل ہو جائے گا۔آپ مدارس،مساجد کے یوٹیلٹی بل معاف کر دیں اگر بل مکمل معاف نہیں کر سکتے تو کم از کم ٹیکس معاف کر کے اصل خرچ مدارس سے لیا جائے۔لیکن افسوس کہ T.V کا بل بھی مدارس سے وصول کیا جاتا ہے۔

دہشت گردی کے خلاف جنگ کا فتویٰ بھی مدارس سے لیتے ہیں اور دہشت گردی کا ذمہ دار بھی مدارس کو ٹھہرایا جاتا ہے۔کراچی یونیورسٹی کے طلباء دہشت گردانہ حملوں میں پکڑے گئے اسکو ادارہ کی طرف منسوب کرنے کے بجائے ذاتی فعل کا نام دیا جاتا ہے۔جبکہ اگر مدرسہ کا کوئی استاذ یا طالب علم دہشت گردی میں ملوث پایا جائے تو پھر مدارس کو بدنام کرایا جاتا ہے۔

☆......مزید فرمایا: کہ نواز شریف سوال کرتے ہیں کہ مجھے کیوں نکالا؟

جناب نواز شریف صاحب!! ......اہلِ مدارس آپ سے سوال کرتے ہیں حکومت ملنے کے باوجود آپ نے پاکستان میں اسلام کیوں نافذ نہیں کیا؟......نصابِ تعلیم سے اسلامی مواد کو کیوں خارج کیا؟......علمائے کرام،قراء کرام،حفاظ کرام کو جعلی پولیس مقابلے میں کیوں مارا؟......بے گناہ علمائے کرام پر جھوٹے مقدمات کیوں بنائے؟......علمائے کرام کو فورتھ شیڈول میں کیوں ڈالا؟......مدارس کیلئے کھالیں جمع کرنے پر پابندی کیوں لگائی؟......مدارس میں چندہ دینے والوں کو ہراساں کیوں کیا؟

آپ ہمارے کیوں کا جواب دیں آپ کو اپنے کیوں کا جواب مل جائیگا!

آخر میں حضرت جالندھری صاحب مدظلہٗ نے مہتممین مدارس سے درخواست کی کہ مدارس کے جلسوں میں عوام کو لانے کیلئے محنت کرنی چاہیے۔جس سے عوام مدارس میں آکر مدارس کا نظام دیکھیں گے،ان کے مؤقف کو سمجھیں گے تب مدارس کے بارے رائے عامہ ہموار ہوگی۔"

آخر میں راقم نے حضرت قاری محمد حنیف جالندھری صاحب مدظلہٗ،مولانا زبیر احمد صدیقی صاحب مدظلہٗ اور تمام علمائے کرام کا شکریہ ادا کیا۔اور تمام علمائے کرام نے وفاق المدارس العربیہ کی قیادت پر پہلے سے بڑھ کر اعتماد کا اظہار کیا۔(فللّٰہ الحمد)